بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۳ رجب ۱۳۹۱ھ، ۲۶ ظہور ۱۳۵۰ ہش، ۲۶ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان کی قدر و قیمت اور نیکی کی جزا کے لئے ضروری ہے کہ کچھ پہلو اخفا میں رہیں

مشہود و محسوس چیزوں پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں مل سکتا

"اگر اللہ تعالیٰ سارے پردے کھول دیتا اور کوئی امر مخفی اور پوشیدہ نہ ہوتا اور مُردے آ آ کر کہہ دیتے کہ جنّت و نار سب حق ہیں تو بتاؤ کہ کوئی دہریہ اور بُت پرست رہ سکتا تھا؟

مثلاً اگر یہاں ہی کے دو چار مُردے آ کر حقیقت بتا دیں اور اپنے پوتوں اور عزیزوں کو بتائیں تو کوئی رُوگردان رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا۔ اب اگر کوئی آفتاب پر ایمان لاوے کہ یہ ہے اور روشنی دیتا ہے تو بتاؤ اس ایمان کا کوئی ثواب اسے مل سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ نے ایمان کی قدر و قیمت اور نیکی کی جزا کیلئے یہ پسند فرمایا ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو۔ دانشمند آدمی سعادت پاتا ہے۔ بیوقوف اس سے محروم رہ جاتا ہے اور پھر کوئی ایمانی امر ایسا نہیں ہے جس میں حقیقت اور فلسفہ نہ ہو۔ اس اخفاء میں عظیم الشان فلسفہ ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر ایسا انکشاف ہوتا کہ کوئی چیز مخفی نہ رہ جاتی۔ معاد کا حال، خدا کی رضا کا پتہ معلوم ہو جاتا تو نیکی نیکی نہ رہتی اور نہ اس کی کوئی قدر ہوتی۔ مشہود و محسوس چیزوں پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں مل سکتا۔ مسجد پر یا درخت یا آفتاب پر ایمان لانیوالا اور ان کے وجود کا اعتراف کرنیوالا کسی جزا کا مستحق نہیں ہے لیکن جو مخفی کو معلوم کر کے ایمان لاتا ہے وہ بیشک قابلِ تعریف فعل کا کرنیوالا ٹھہرتا ہے اور مدح اور تعریف کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ جب بالکل انکشاف ہو گیا پھر کیا؟ اسی طرح پر اگر کوئی ۲۹ دن کے ہلال کو دیکھتا ہے تو بیشک اسکی نظر قابلِ تعریف ہوگی۔ لیکن اگر کوئی چودہ دن کے بعد جبکہ بدر ہو گیا ہے اور عالمتاب روشنی نظر آتی ہے لوگوں کو کہے کہ آؤ میں تمہیں چاند دکھاؤں میں نے دیکھ لیا ہے تو وہ مسخرہ اور فضول گو ٹھہرایا جاوے گا۔

غرض قابلیت فراست سے ظاہر ہوتی ہے خدا نے کچھ چھپایا ہے اور کچھ ظاہر کیا ہے اگر بالکل ظاہر کرتا تو ایمان کا ثواب جاتا رہتا اور اگر بالکل چھپاتا تو سارے مذاہب تاریکی میں دبے رہتے اور کوئی بات قابلِ اطمینان نہ ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۰-۱۴۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد ہی قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ کی ہمشیرہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں احباب کی خدمت میں اُن کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت سے نوازے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام تعلیم القرآن کے سلسلہ میں مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۷۱ء بروز اتوار صبح نو بجے احمدیہ ہال میں ایک اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے کراچی کے تمام احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن جمعہ بنگالی ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ کراچی)

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس عام

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس بتاریخ ۲۶ ظہور/اگست بروز جمعرات بعد نماز مغرب ایوان محمود میں منعقد ہو رہا ہے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی شرکت متوقع ہے۔ تمام خدام اس اجلاس میں شریک ہوں۔

(مہتمم مقامی ربوہ)

گیمبیا کے صدر سر داؤد جوارا کے ساتھ

جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب جو مجلس نصرت جہاں کے پروگرام کے تحت گیمبیا میں کام کر رہے ہیں اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے ۲۳/۷ کو مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر گیمبیا کی سرکردگی میں سر داؤد جوارا صدر گیمبیا سے ملاقات کی وفد میں مسٹر ایم اے سوہن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ، مسٹر ٹی۔ بی فون جنرل سیکرٹری اور خود ڈاکٹر صاحب شامل تھے۔

مکرم چوہدری صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے گذشتہ سال کے دورہ مغربی افریقہ کے دوران حضور کے وعدہ کے مطابق دو سپیشلسٹ ڈاکٹر گیمبیا میں پہنچ کر کام کر رہے ہیں اور مزید دو جنرل پریکٹیشنر جلد پہنچنے والے ہیں (ان میں سے ایک ۴ اگست کو پہنچ چکے ہیں) نصرت ہائی سکول کے قیام کا بھی ذکر کیا گیا۔ صدر صاحب نے احمدیہ مسلم مشن کی تعلیمی اور طبی مساعی پر خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو سراہا جو احمدیہ مشن کی طرف سے ارضِ بلال کے مظلوم باشندوں کی خدمت کے لئے سرانجام دی جا رہی ہیں۔

آخر میں مکرم چوہدری صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک تحفہ (پاکستانی قراقلی ٹوپی) صدر محترم کی خدمت میں پیش کیا جس کو صدر صاحب نے بخوشی قبول فرمایا اور شکریہ ادا کیا (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ ظہور ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تسخیرِ کائنات کی مہم اور ایک زبردست خدائی انذار

گزشتہ شمارہ میں ہم نے چاند پر اترنے اور وہاں سے زمین پر واپس آنے والے امریکی خلائی جہاز "اپالو ۱۵" کے مشن کی غیر معمولی کامیابی اور دیگر کرّوں تک رسائی کے امریکی پروگرام پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالنے اور اس پر امریکی قوم کی بے پناہ خوشی و مسرت کا ذکر کرنے کے بعد بتایا تھا کہ اس بارہ میں مذہبی اور روحانی نقطۂ نظر کو مدّنظر رکھنا بھی ہے اس سے ہماری مراد اسلامی نقطۂ نظر تھا یعنی یہ کہ خلائی تحقیقات اور تسخیر کائنات سے متعلق امریکہ اور روس کی حالیہ محیر العقول کامیابیوں اور ان کے انجام پر قرآن مجید نے کس انداز سے روشنی ڈالی ہے اور انہیں اِن کامیابیوں پر کیا طرزِ عمل اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ رحمٰن میں آخری زمانہ میں رونما ہونے والی دو نافرمان قوموں یعنی جن اور انس کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ قومیں مادی لحاظ سے ترقی کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر پہنچ جائیں گی کہ جب وہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے بھی باہر نکلنے اور نظام شمسی کے دوسرے کرّوں میں پہنچنے کی کوشش کریں گی۔ لیکن ہمارے بنائے ہوئے قوانینِ قدرت سے بے نیاز ہو کر وہ اس میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ ہاں جب وہ ہماری عطا کردہ صلاحیتوں سے کام لے کر ہمارے ہی بنائے ہوئے قوانین قدرت کی مدد سے زمین اور پھر آسمانوں کے اقطار سے باہر نکلنے کی کوشش کریں گی۔ تو وہ ضرور اس حد تک جس حد تک ہم چاہیں گے ان اقطار کو پھاندنے میں کامیاب ہوں گی لیکن ان کی کھلی کھلی نافرمانی کی وجہ سے ان کی یہ محیر العقول کامیابیاں ان کے لئے خیر و برکت کا موجب نہیں ہوں گی۔ بلکہ اپنی اصلاح نہ کرنے کی صورت میں انہیں ہولناک عذاب کا مورد بنائے بغیر نہ رہیں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ (سورۃ رحمٰن آیت ۳۴)

یعنی اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھاؤ (یعنی تم ہرگز نہیں نکل سکتے) البتہ تم کچھ نفوذ حاصل کر سکتے ہو وہ بھی سلطان کے ساتھ۔

اس آیت میں جنّ سے مراد روس ہے اور انس سے مراد امریکہ اور مغرب کی دوسری جمہوری طاقتیں ہیں کیونکہ جن کا لفظ چھپی ہوئی مخلوق نیز بڑے اور طاقتور لوگوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس میں کمیونسٹ ڈکٹیٹرشپ کی طرف اشارہ ہے برخلاف اس کے انس کا لفظ عوام الناس کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس میں مغرب کی جمہوری طاقتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن کی سربراہی فی زمانہ امریکہ کو حاصل ہے۔ اس آیت میں دوسرا اہم لفظ سلطان ہے مفرداتِ راغب کی رو سے سلطان کے معنے ہیں سمجھ بوجھ، محکم دلیل نیز زور، تمکنت اور مضبوطی حاصل کرنا۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والی دو نافرمان اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جھٹلانے والی قوموں جن و انس (یعنی روس اور امریکہ) کو یہ باور کرایا ہے کہ تم نظام شمسی کے دوسرے کرّوں تک پہنچ تو سکتے ہو لیکن ایسا کرنے میں تمہیں ہماری عطا کردہ سمجھ بوجھ اور عقل سے کام لے کر اور پیدا زور لگا کر کائنات کے نہایت درجہ محکم اور بلیغ نظام میں ہمارے جاری کردہ قوانین قدرت کا ادراک حاصل کرنا ہوگا اور ان قوانین کی پابندی کے ساتھ ہی تم اس قابل ہو سکو گے کہ آسمانوں کی بلندیوں میں زمین کے اقطار سے نکل کر نظام شمسی کے بعض کرّوں اور اجرام تک رسائی حاصل کرنے کی کوئی راہ نکال لو۔ وہ عقل اور سمجھ بوجھ جس سے تم کام لوگے وہ ہماری ہی عطا کردہ ایک نعمت ہے اور وہ قوانین قدرت جن کا تم ہماری عطا کردہ عقل اور سمجھ بوجھ سے کام لے کر ادراک حاصل کرو گے اور جن کی پابندی اختیار کر کے تم تسخیرِ کائنات کی مہم میں ایک حد تک کامیاب ہوگے وہ بھی ہمارے ہی بنائے ہوئے ہیں ان قوانین قدرت کو تم نے خود وضع نہیں کیا۔ جب ہم نے تمہیں ایسی زبردست استعدادیں عطا کی ہیں اور کائنات کے انتہائی محکم و بلیغ نظام کو چلانے کے لئے ایسے قوانینِ قدرت وضع کئے ہیں جن سے بے نیاز ہو کر تم کچھ بھی نہیں کر سکتے تو اب بتاؤ تم ہماری نعمتوں میں سے کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہی خبر نہیں دی کہ آخری زمانہ میں خدائی نعمتوں کا انکار کرنے والی دو قومیں روس اور امریکہ آسمانوں کی بلندیوں میں زمین کے اقطار کو پھاند کر دوسرے کرّوں اور اجرام فلکی میں پہنچنے کی کوشش کریں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں اور استعدادوں اور طاقتوں کو کام میں لا کر اور نظام کائنات میں جاری و ساری قوانین قدرت میں ایک حد تک درک حاصل کر کے وہ اس میں ایک حد تک کامیاب بھی ہو جائیں گی بلکہ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قوموں کو خبردار بھی فرمایا ہے کہ جب تم ہماری عطا کی ہوئی صلاحیتوں، استعدادوں اور طاقتوں سے کام لے کر آسمان کی بعض بلندیوں اور زمین کے اقطار سے نکلنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تمہارا یہ فرض ہوگا کہ تم اپنی اُن ترقیات پر نازاں ہوتے ہوئے ان کو ہی اپنی معراج نہ سمجھ بیٹھو بلکہ ہماری نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ہمارے صحیح معنوں میں شکر گزار اور فرمانبردار بندے بنو۔ اور مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی میں بھی کمال حاصل کرو۔ ورنہ تمہاری یک طرفہ مادی ترقی تمہیں ہولناک تباہی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہ رہے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمٰن کی مذکورہ بالا آیت کے معاً بعد اگلی ہی آیت میں فرماتا ہے:-

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ

(سورۃ رحمٰن آیت ۳۶)

یعنی تم دونوں قوموں پر ایک شعلہ گرایا جائے گا اور تانبا بھی گرایا جائے گا تم دونوں ہرگز غالب نہیں آسکتے۔

پس خلائی تحقیقات اور تسخیر کائنات کی کوششوں میں روس اور امریکہ کو جو محیر العقول کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔ (اور جن میں سے تازہ ترین کامیابی امریکی خلائی جہاز اپالو ۱۵ کا چاند کا کامیاب ترین سفر ہے) سائنس میں وہ ان کی بالادستی پر دال ہوتے ہوئے ان کے لئے بے انتہا خوشی و مسرت کا موجب ہیں اور ہونی بھی چاہئیں کیونکہ کامیابی پر خوش ہونا اور ایک گونہ فخر محسوس کرنا ایک فطری امر ہے لیکن ان کی یہ محیر العقول کامیابیاں ان کے لئے خطرہ کے ایک الارم کی بھی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے کہ اگر یہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور خود خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرنے اور اباحتی زندگی میں غرق رہنے سے باز نہ آئیں تو پھر ان ترقیوں اور نظام کائنات کو اپنے قابو میں لانے کی کوششوں کے باوصف خدائی انذار کے بموجب ان کا خدائی عذاب کے نتیجہ میں ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا یقینی ہے اس وقت ان کی یہ ترقیات اور نظام کائنات میں جاری و ساری قوانین قدرت میں ان کی یہ دسترس انہیں عذاب الٰہی اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی تباہی سے بچا نہیں سکے گی۔ اس لحاظ سے خلائی تحقیقات اور تسخیر کائنات سے متعلق روس اور امریکہ کی یہ ابتدائی کامیابیاں جہاں ان اقوام کے لئے خوشی و انبساط کا موجب ہیں وہاں ایک زبردست لمحہ فکریہ کی بھی حیثیت رکھتی ہیں ہاں ان کے لئے لمحہ فکریہ اس لحاظ سے ہے کہ وہ اپنی ان ترقیوں اور کامیابیوں پر نازاں ہوتے ہوئے خدا تعالیٰ کی نافرمانی پر مصر نہ ہوں بلکہ وہ کائنات کے نہایت درجہ محکم اور بلیغ نظام کی نا پیدا کنار وسعتوں کا اندازہ کر کے کمال عجز و انکسار کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی غیر محدود طاقتوں، قدرتوں اور صفات پر دل سے ایمان لا کر اس کے آستانہ پر جھکیں اور قرآن مجید کی لازوال و بے مثال شریعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد بنیں۔ اور اس طرح وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۔ کے مطابق دو جنتوں کے وارث ٹھہریں۔

اب چونکہ یہ قومیں اپنی بے انداز سائنسی ترقیوں کے باوصف قرآنی انذار کے بموجب ایک ہولناک انجام کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہیں اس لئے ضروری تھا کہ خاص اس خلائی تحقیق کے دور میں بھی جب کہ مغرب کی بعض نافرمان قومیں ستاروں پر کمندیں ڈال رہی ہیں اور اپنی ان ترقیوں پر بے حد نازاں ہیں انہیں قرآنی انذار سے باخبر کیا جاتا تاکہ اگر وہ چاہیں تو آنے والے ہولناک عذاب سے بچ سکیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے خلائی تحقیق کے خاص اس زمانہ میں اپنے ایک بندے کے ذریعہ جسے اس نے خود اس زمانہ میں عزیمیت کے مقام پر فائز کیا ہے سورۃ رحمٰن میں مذکور انذار ان اقوام تک پہنچایا اور اس شان سے پہنچایا کہ مغرب کے در و دیوار اس سے گونج اٹھے اور دلوں پر لرزہ طاری کر دینے والے اس انذار پر ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔

٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنسو ـــ بندہ کی اک متاعِ بے بہا

از مکرم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر۔ ناظم انصار۔ ڈیرہ غازیخان

مقولہ ہے کہ اگر عورت مرد کے سامنے آنسو بہائے تو زیب و زینت کا سامان حاصل کر لیتی ہے۔ اگر بچہ باپ کے سامنے آنسو بہائے تو اچھے اچھے کھلونے اور مٹھائیاں حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر بندہ اپنے رب کے سامنے آنسو بہائے تو دنیا میں روحانی سکون اور آخرت کی جنت حاصل کر لیتا ہے۔ یہ مقولہ کتنا صحیح ہے اور کون اس کی صداقت میں شک کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش عمل پر موقوف نہیں۔ اس کے فضل پر منحصر ہے اور اس کے فضل کو کھینچنے والی چیز تو عجز و نیاز ہے۔ اور اگر عجز و نیاز میں گریہ شامل ہو جائے تو حریم جمال کے پردوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندے کو مضطرب اور آنسو بہاتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔ اسے سبھی کچھ ملتا ہے۔ جو وہ چاہتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ جو بندے اس راہ سے واقف ہیں وہ ہر غم سے بے نیاز ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی گود میں پلتے ہیں اور اس کی رحمت کے سائے میں رہتے ہیں۔ بظاہر آنسو بہانا حزن و ملال کی کیفیت کی غمازی کرتا ہے۔ لیکن جو آنسو اپنے رب محسن کی محبت اور خوف میں بہائے جائیں اُن کے سامنے دُنیا جہان کی خوشیاں اور سرور ہیچ ہیں۔ اس لذت کی خوشی کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔ اندھی دنیا کو کیا معلوم کہ وہ کیفیت کیا ہوتی ہے وہ تو ظاہر پہ فتویٰ لگاتی ہے۔ جب بچھڑے ہوئے دو دل ملیں تو رونا آ ہی جاتا ہے اور اس رونے کا مقابلہ دنیا کی کوئی نعمت نہیں کر سکتی۔ آنسو دراصل محبت کے سفیر ہوتے ہیں اور جب یہ آئیں تو سمجھو کہ یار دم آ گیا۔ وصال میسر آیا۔ عاشق کی قسمت جاگ اٹھی تپیدہ دل کو قرار آیا۔ دل نے یار کے آگے سبھی کچھ کہہ دیا۔ فرقت کے گلے شکوے کہہ ڈالے اور اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کا اظہار کر دیا۔ سچ پوچھو تو دل کی ترجمانی یہی کرتے ہیں۔ زبان یہ کام کرنے سے قاصر ہے دنیاوی کاروبار میں زبان کام دے سکتی ہے لیکن عشق کی منزل میں اس کا کام نہیں۔ وہاں تو آنسو کام دیتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ یہی تپش اور گداز یا تو محبوب کے در تک پہنچنے کی راہ ہموار کر دیتی ہے یا محبوب کو محب کے پاس کھینچ لاتی ہے۔ پس کتنا خوش نصیب ہے وہ بندہ جس کو رونا میسر آئے اور وہ اس کے ذریعہ سے کرم کا مورد بن جائے اگر انسان اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت میں آنسو بہانا سیکھ لے تو اس کی دنیا ہی بدل جائے۔ وہ اس دنیا میں جنت کا لطف اٹھائے۔ اور شاہد ازلی کے جمال کا مشاہدہ کرے۔ پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سلیقہ نہیں تجھ میں رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنسو کا پانی

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور بخشش کے حصول کے لئے یہی سبق تو روزِ اول سے دیا تھا۔ آدم نے جب نادم ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور کہا کہ میں نے اپنی جان پہ ظلم کیا۔ تو اس کی خطا بخشی گئی۔ بلکہ اسے دنیا کی خلافت سے بھی سرفراز کیا گیا لیکن اس دنیا میں آ کر انسان اس کی رنگینیوں اور دلچسپیوں میں ایسا مست ہو جاتا ہے کہ وہ پڑھا ہوا سبق بھول جاتا ہے۔ اس لئے اس کی رحمت سے دور جا پڑتا ہے۔ مگر جن لوگوں نے یہ سبق یاد رکھا انہوں نے خدا تعالیٰ کو پا لیا اور وہ دنیا سے بے نیاز ہو گئے دیکھو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پیٹ سے باہر آتے ہی رونا شروع کر دیتا ہے یہی سبق ہے جو اسے فطرت سب سے پہلے پڑھاتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ یہ سبق اپنی دنیاوی زندگی میں نہ بھولنا۔ ورنہ تو ہلاک ہو جائیگا

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا

اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو انسان کے پاس وہ کون سے عمل ہیں جن کے زور سے وہ جنت میں جا سکتا ہے۔ اس کے ہر عمل میں نفس اور شیطان کا حصہ ہوتا ہے۔ اسلئے وہ قابل قبول نہیں لے دیکھ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جس پہ انحصار ہے لہذا اس کے فضل کو حاصل کرنے والی چیز ندامت۔ بے چارگی اور شکستگی ہے۔ اس کے سوا دوسرا رستہ ہے ہی نہیں۔ یہ رستہ نزدیک تر بھی ہے اور آسان بھی۔

کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہوئے تو کسی نے خواب میں انہیں دیکھا اور پوچھا بتاؤ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا کہنے لگے وہ درس و تدریس اور علم و حکمت کی باتیں جو ہم لوگوں میں کیا کرتے تھے کام نہ آئیں۔ اگر کام آئے تو تہجد کے چند آنسو کام آئے۔ رب رحیم نے ان کی قدر کی اور بخش دیا۔ پس بندہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ

کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحرگاہی

اللہ تعالیٰ بھی سب سے بڑی صفت اپنے بندوں کی یہ بتلاتا ہے۔ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۔ کہ وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو اپنی نمازوں میں روتے اور گڑگڑاتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ ہنسنے والے ہوں گے جو دنیا میں زیادہ رونے والے ہوں گے اور یہ صحیح ہے کہ جنہوں نے دنیا میں ہنسنا اور خوش رہنا اپنا مقصد بنا لیا ہو وہ کیسے فلاح پا سکتے ہیں۔ ان کے لئے تو وہاں حسرت و اندوہ اور یاس و حرماں ہی ہے۔

دنیا میں بھی یہ بات دیکھی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی ملزم اقرار جرم کر کے ندامت کے آنسو بہائے تو عدالت بھی اس کی سزا میں نرمی کرتی ہے۔ بچہ والدین کا کتنا نافرمان ہو اگر وہ کسی وقت پشیمان ہو کر معافی کے لئے آ جائے تو اسے بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح بندہ خواہ کتنا عصیاں آلودہ ہو اپنے رب کے سامنے نادم ہو کر آئے اور آنسو بہا کر بخشش کا طالب ہو۔ تو رحمت خداوندی بھی اسے مایوس نہیں لوٹاتی۔ اسے بخش دیا جاتا ہے اور وہ ذات اُسے پھر کبھی شرمندہ بھی نہیں کرتی۔ کیونکہ اُس کی خو بندہ نوازی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو صفت غفوریت کے تقاضا سے بنایا ہے بندے گناہ کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کی سرشت میں داخل ہے اور پھر جب وہ خادم ہو کر بخشش طلب کرتے ہیں تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ پس اگر بندے گناہ نہ کرتے تو غفوریت کا اظہار کیسے ہوتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس دنیا کے انسان گناہ نہ کرتے تو میں اس دنیا کو تباہ کر کے ایک اور دنیا بناتا۔ جس کے بندے گناہ کرتے اور مجھ سے بخشش مانگتے۔ تو میں ان کو بخشش دیتا پس انسان نے گناہ کرنے ہی ہیں۔ اور اس نے بخشنے ہی ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عاجزی اور فروتنی اختیار کر کے ندامت کے آنسو بہائے پھر بخشش ہو گی۔ کسی نے صحیح کہا ہے ؎

سراپا معصیت میں ہوں۔ سراپا مغفرت ہے وہ
خطا کوشی روش میری خطا پوشی ہے کام اُس کا

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ... زاہدوں کی تسبیح و تقدیس سے گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسند ہے۔ اللہ والے کہا کرتے ہیں کہ آنسو قبولیت کی سند ہیں۔ جو دعا رو کر درگاہ ایزدی میں کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا سخی ہے کہ اُسے بندہ کو خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ہر شخص نے مشاہدہ کیا ہو گا کہ اس کی وہ دعائیں جن کے ساتھ اضطرار اور گریہ ہو گی۔ وہ ضرور قبول ہوتی ہوں گی۔ پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں۔ ان کو آزما کر تو دیکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عاجزی کا اپنا شعار بنا لو اور رونے کی عادت ڈالو کیونکہ خدا اسے بہت پسند ہے۔ اور یہ درست ہے کہ بندہ کے دامن میں سوائے عجز و نیاز اور آہ و فغاں کے اور ہے ہی کیا۔

اسلام کی ترقی کا ذریعہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

"یاد رکھو یہ امر واقع ہے کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ جو میرے پیچھے چلے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔"

چندہ تحریک جدید کی وصولی کے ضمن میں جماعتیں اُن فرائض سے ماشاءاللہ بخوبی آگاہ ہیں جو سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں آپ کے ذمہ ہیں اُن کے پیش نظر تاکیداً گزارش ہے کہ اپنی جماعت کی وصولی جس قدر جلد ہو سکے سو فیصدی تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرمائیے۔ آمد کا مقررہ بجٹ پورا نہ ہونے کی صورت ظاہر ہے کہ وہ اقل ترین اخراجات جو شوریٰ میں منظور ہو چکے ہیں بیرونی مبلغین کرام کو فراہم کرنے سے ہم قاصر رہیں گے اور یہ امر کسی مخلص کو بھی گوارا نہ ہو گا کہ اشاعت اسلام کے کام کو ضعف پہنچے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتکم بالخیر

حضرت ماسٹر محمد پریل صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت ماسٹر محمد پریل صاحب کنڈیارہ ضلع نواب شاہ کے رہنے والے تھے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں قادیان جا کر ۱۹۰۱ء میں کی تھی آپ بیعت کے بعد کافی دن قادیان میں مقیم رہ کر کسب فیض کرتے رہے ۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے ۔ کہاں سے وہ ہمارا سندھی نوجوان ۔ ماسٹر صاحب فرماتے تھے کہ میں اردو بہت کم سمجھتا تھا اور اس وقت قادیان میں سندھی بالکل نہ سمجھی جاتی تھی ۔ نامعلوم وہ کون سی غیبی طاقت تھی جو مجھے قادیان لے گئی باوجود ایک دیہاتی قسم کا نوجوان ہونے کے میں نے اس قدر طویل سفر کیا اور عمر بھر کے لئے اپنا دل اس دلربا کو دے آیا جو اس مقدس بستی میں نور ہدایت کا آفتاب بن کر چمکا تھا ۔

مکرم ماسٹر صاحب سے اس عاجز کی بھی ایک لمبے عرصہ سے شناسائی تھی اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشم دید واقعات بیان کرتے اور وارفتگی کا عالم آپ پر طاری ہو جاتا ۔ بہت دعائیں کرنے والے اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے ۔

آپ کے فرزند اکبر محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر آجکل غانا میں خدمت دین کا فریضہ ادا فرما رہے ہیں انہیں میدان جہاد میں ہی اپنی والدہ محترمہ اور والد محترم دونوں کی وفات کی خبر سننی پڑی اللہ تعالیٰ انہیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت ماسٹر محمد پریل صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ نیز جہاں ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ وہاں انہیں حقیقی معنوں میں ماسٹر صاحب کی خوبیوں کا وارث بنائے آپ کی وفات جہاں آپ کے خاندان کے لئے عظیم صدمہ ہے ۔ وہاں ہماری جماعت بھی ایک دعاگو بزرگ سے محروم ہو گئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے افضال کے جذب کرنے کی توفیق دے تا ہم بزرگوں کے خلاء کو پر کر سکیں ۔ آمین ۔

قریشی عبد الرحمٰن ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ (سندھ)

محترم ملک امام الدین صاحب ممبر پالوی رضی اللہ عنہ

میرے محترم تایا صاحب مرحوم حاجی ملک امام الدین صاحب ممبر پالوی فرزند اکبر محترم

ملک منشی اللہ رکھا صاحب نہایت ملنسار نیک اور پرہیزگار تھے ۔ ان کی زندگی کے بعض واقعات بہت ہی سبق آموز ہیں ۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد آپ پنجاب تشریف لے آئے ۔ مگر آپ کو علم نہیں تھا کہ ایسے حالات درپیش ہوں گے کہ بعد میں سفر پر پابندی عائد ہو جائے گی ۔ یہاں آکر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضور سے ہدایات لے کر ان پر عمل کیا جس کے نتیجہ میں آپ کی تمام جائداد اور سرمایہ محفوظ رہا ۔ اور آپ بخیریت ہندوستان سے مستقل طور پر پاکستان ہجرت کر آئے ۔ واپس تشریف لانے کے بعد آپ لاہور گئے ۔ تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی ۔ ملاقات کے دوران آپ نے عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ کاروبار میں مدد فرمائے میں ایک سال کی آمدنی خرچہ نکال کر تحریک جدید کو دوں گا ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس سال بیس ہزار روپیہ نفع دیا ۔ دس ہزار روپیہ اپنے خرچہ کے لئے اور دس ہزار روپیہ تحریک جدید کا اپنی جیب میں ڈال کر آپ کراچی سے ممبر پالی کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں دس ہزار روپیہ چوری ہو گیا اور دس ہزار روپیہ آپ نے تحریک جدید کا ادا کیا ۔ آپ نے حضور سے چوری کا واقعہ بیان کیا تو حضور اقدس رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو اور دے گا گھبرانا نہیں چاہیئے ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے ۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا ۔ تو آپ نے تین سال کے لئے مبلغ ساٹھ روپیہ کا وعدہ کیا آپ نے ساٹھ روپے یکمشت ادا کر دیئے ۔ دوسرے سال آپ کو مرکز سے اطلاع ملی کہ آپ کے نام ساٹھ روپے ایک سال کا وعدہ ہے ۔ آپ ہر سال ساٹھ روپے ادا کریں ۔ اُس سال آپ کو کاروبار میں بہت نفع ہوا تھا تو آپ نے کہا ۔ ۶۰ روپیہ نہیں میں ایک ہزار روپیہ دیتا ہوں ۔ آپ چندہ کی ادائیگی میں بہت چوکس رہتے تھے ۔ ہر تحریک میں حصہ سب سے پہلے لیتے تھے اور بڑھ چڑھ کر لیتے تھے ۔ فرمایا کرتے تھے ۔ جب اتنا خود بھی کھاتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ ہر مالی تحریک میں حصہ لیں ۔

مجھ سے اکثر جب ملاقات ہوتی تو فرمایا کرتے چندہ کی ادائیگی ضرور کرتے رہا کرو ۔ روزنامہ الفضل کا روزانہ مطالعہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ الفضل پڑھنے سے مقصد یہ ہے کہ مرکز کے حالات سے ہم باخبر رہیں گے ۔ مہمان نوازی میں ہمیشہ چوکس رہتے تھے ۔ مرکز سے کوئی نمائندہ آتا تو آپ اس کی خدمت کرنا اپنا فرض خیال کرتے اور اس کی ہر بات کا خیال رکھتے تھے ۔

عرصہ تک ممبر پالی کی جماعت میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے فرائض سرانجام دیتے رہے عبادت گذار تھے ۔ اکثر آدھی رات کو مسجد میں جا کر قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے ۔ بعض دوست ان سے پہلے مسجد میں جانے کی کوشش کرتے مگر ہر روز وہ پہلے ہی مسجد میں رات کو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوتے ۔

بچوں کے ساتھ بہت پیار کیا کرتے تھے بعض دفعہ بچوں کو بازار لے جاتے اور سب سے علیحدہ علیحدہ دریافت کرتے کہ کیا چیز کھاتی ہے اور جو بچہ جو چیز پسند کرتا اسے لے کر دیتے ۔

آپ کی صحت بہت اچھی تھی ۔ ایک دن مغرب کی نماز مسجد میں پڑھ کر گھر تشریف لائے تو پیٹ میں سخت درد ہوا ۔ دوسرے دن تکلیف نے شدت اختیار کر گئی ۔ آپ کو سیالکوٹ میں سرکاری ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ۔ چند دن علاج معالجہ کے بعد طبیعت ٹھیک ہو گئی اور آپ ممبر پالی تشریف لے آئے ۔ لیکن اس کے بعد آپ اکثر یہ کہتے کہ اب میری زندگی ختم ہو گئی ہے ۔ چنانچہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۹ بروز جمعرات مختصر سی علالت کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

آپ چونکہ موصی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات کا شرف حاصل کر چکے تھے ۔ اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔

دعاگو سعید احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب ممبر پالی روڈ سندھ

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس انصار اللہ کا سولھواں مرکزی اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء / اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے ۔ اس موقع پر مجلس شوریٰ انصار اللہ کا انعقاد بھی ہوتا ہے ۔ شوریٰ کا ایجنڈا زیر ترتیب ہے تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوائیں ۔ اس کا طریق یہ ہے کہ زعیم / زعیم اعلیٰ اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد تجویز / تجاویز معین الفاظ میں لکھ کر مرکز میں بھجوا سکتے ہیں ۔ قواعد کے مطابق ایسی تجاویز پر غور نہیں ہو سکتا جو مجلس عاملہ میں پیش ہو کر منظور نہ ہو چکی ہوں ۔ وقت تھوڑا ہے ۔ مجالس کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے ۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

محترم صوفی محمد شفیع صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد محترم صوفی محمد شفیع صاحب ساکن آبادی حاکم رائے ضلع گوجرانوالہ (سابق سکونت ڈالہ سندھوال ضلع سیالکوٹ) مورخہ ۲۰-۲۱ اگست کی درمیانی شب راولپنڈی کے کنٹونمنٹ جنرل ہسپتال میں مختصر علالت کے بعد بعمر قریباً نوے سال وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہسپتال میں آپ کا علاج زیر نگرانی محترم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ہوتا رہا ۔ جنہوں نے نہایت محبت اور اخلاص سے والد صاحب مرحوم کی بہت خدمت کی ۔ جزاہ اللہ تعالیٰ ۔

والد صاحب مرحوم ۱۹۰۲ء میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور آپ کی زندگی ایک مومن اور متقی کی مثالی زندگی تھی ۔ نظام جماعت اور خلافت حقہ کے شیدائی تھے ۔ موصی ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۱ اگست بعد نماز مغرب امیر مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی ۔

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیوں کے علاوہ پچاس کے قریب پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو سب کے سب خدا کے فضل سے احمدیت سے وابستہ ہیں ۔

اپنی وفات سے قبل اپنی بڑی صاحبزادی یعنی میری ہمشیرہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم محترم منظور الٰہی صاحب مالک بولان ریڈیوز راولپنڈی کے ہاں مقیم تھے اور ان ہر دو کو آپ کی خدمت کا خاص موقع ملا ۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے ۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے ۔

کیپٹن عطاء اللہ کھوکھر ۲ انفنٹری روڈ لاہور چھاؤنی

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی "آئندہ ہر جلسہ سالانہ لازمی ہو گا" (مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء) (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلبہ و طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس منعقدہ ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

کا نتیجہ

امسال امتحان میں کل ۳۲۲ طلباء شامل ہوئے جن میں سے ۲۹۹ کامیاب ہوئے معیار اوّل میں ۲۶ اور معیار دوم میں ۲۹۶ طالب علم شریک ہوئے۔ اور علی الترتیب ۲۶ اور ۲۷۳ طلباء کامیاب ہوئے اس طرح معیار اوّل کا نتیجہ سو فیصدی اور معیار دوم کا نتیجہ ۹۱.۰۵ فی صد رہا۔

تفصیلی نتائج ہر دو معیار درج ذیل ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

طلبہ کا نتیجہ (معیار اوّل)

چوہدری محمد سلیم صادق	ربوہ	۱۹۷/۲۰۰
لئیق احمد عابد	"	۱۸۵
کنور مطلوب احمد	"	۱۳۵
عبد الکریم خالد	"	۱۴۹
بشیر احمد قادیانی	"	۱۸۰
مرزا عمر احمد	"	۱۱۲
رفیق احمد خالد	"	۱۲۱
محمد حبیب الرحمٰن	"	۱۱۰
سعید ابرار احمد	"	۱۰۳
حبیب اللہ احمدی	"	۱۵۱
ناصر لطیف احمد	"	۸۳
نعیم احمد بدر	"	۹۱
کوثر احمد باجوہ	"	۹۸
حنیف احمد محمود	"	۱۰۹
ظریف احمد پراچہ	"	۱۲۲
محمد ارشد عارف	سرگودھا	۱۲۸
ایم محمد یوسف	لاہور	۱۳۳
نثار احمد خان	شاہدرہ	۱۵۳
سلیم احمد شاہ	پشاور	۱۰۹
ظفر اقبال	ساہیوال	۹۵
دین محمد ورد	"	۹۴
محمد دین	گجرات	۸۳
شریف احمد آصف	نگر پارکر	۱۰۱
تنویر احمد خان ملک	"	۱۴۰
ریاض احمد لائل پور		۱۲۰
مقصود احمد شیخوپورہ		۱۵۰

معیار دوم

چوہدری محمد صادق	ربوہ	۱۸۱/۲۰۰
جاوید صادق	"	۱۶۷
شجاعت علی	"	۱۴۹
محمد افتخار خان	"	۱۲۷
سید جمیل احمد		۵۶
عبد الحق		۱۴۶
مرزا مظفر احمد		۸۳
محمد سلطان		۸۹
ماسٹر چراغ دین	ربوہ	۱۶۹
شاہد رضوان خان	"	۱۱۴
محمد ارشد ظفر	"	۶۱
نصیر احمد شاہد	"	۱۱۳
بشیر احمد زاہد	"	۸۷
بشارت احمد	"	۱۶۵
عبد المومن	"	۱۴۴
منصور احمد شاہد	"	۱۲۸
مظفر احمد	"	۹۵
نصیر الدین عرفان	"	۱۱۵
جاوید اسلام شاہ	"	۹۵
خالد محمود	"	۹۶
مرزا مظہر احمد	"	۱۰۰
محمد جلیل الرحمٰن	"	۱۵۷
اعجاز احمد فیض	"	۱۳۵
محمد اکرم خالد	"	۷۸
مبشر احمد	"	۱۵۵
نیک محمد	"	۱۷۵
انور احمد شاہ	"	۱۵۴
سعید قمر سلیمان احمد	"	۱۴۷
ملک منور احمد	"	۱۳۸
محمد یونس	"	۱۴۸
حمید اللہ چوہدری	"	۱۷۹
قمر مبشر احمد	"	۱۱۰
شفاقت نیاز نیر	"	۱۳۹
شمیم احمد	"	۸۵
نصیر احمد گجراتی	"	۶۸
سلطان محمد ادریس	"	۸۴
رضا محمود صاحب	"	۱۴۵
سید افتخار حسین	"	۱۲۱
منصور احمد طاہر	"	۷۶
یعقوب احمد طاہر	"	۱۶۱
شمس الدین	"	۱۳۸
عبد الرشید انور	"	۱۳۴
ناصر احمد محمود	"	۱۳۶
کریم بخش خالد	"	۱۳۷
بشارت احمد مبشر	"	۱۲۱
محمد اقبال جاوید	"	۱۴۳

(باقی)

ہفتہ وصولی تحریک جدید

یکم ستمبر تا ۷ ستمبر

سنہ ۱۹۳۴ء میں نامساعد اور مخالف حالات میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکناف عالم میں اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن کی جو عظیم الشان مہم شروع فرمائی تھی ۳۷ سال گزرنے کے بعد آج یہ اپنے خوشکن نتائج اور شیریں ثمرات سمیت ہمارے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ہماری ناچیز کوششوں کو نوازا اور ہماری حقیر قربانیوں کو شرف قبول بخشا۔ اس فضل و کرم پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہماری طرف سے ہدیہ تشکر کا متقاضی ہے اور ساتھ ہی یہ تقاضا بھی کرتا ہے کہ ہم اس مہم کو اور آگے بڑھانے اور اس کے حلقہ اثر کو وسیع تر کرنے کے لئے ہمیشہ مقدور بھر قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اور اپنے بعد آنے والی نسل کو بھی اس جہاد سے روشناس کرائیں۔

سال رواں کے اختتام میں صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے مگر ابھی تک وصولی صرف ۳۳ فی صدی ہوئی ہے۔ پس اس نازک صورت حال کا احساس کرتے ہوئے یکم ستمبر ۷۱ء سے ہفتہ وصولی تحریک جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ امراء کرام صدر صاحبان اور سیکرٹریان عظام سے درخواست ہے کہ وہ اسی ہفتہ کے دوران اپنی پوری توجہ اور کوشش سے اپنے حلقہ سے تحریک جدید کی وصولی سو فیصدی کرنے کی سعی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

از دفتر میاں اقبال احمد ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔

نوٹس

منجانب سردار خان ولد مراد خان قوم جٹ چھیہ سکنہ کوٹ سعد اللہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ حال مقیم راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔ بذریعہ میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

بنام: محمد اسماعیل ولد سردار خان قوم جٹ چھیہ سکنہ کوٹ سعد اللہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

ہرگاہ واضح ہو کہ میں نے آپ کو اپنا مختار عام مورخہ ۱۳/۴/۶۸ کو مقرر کیا تھا۔ مگر آپ ایک عرصہ سے ہمارے مفاد کے خلاف عمل پیرا ہیں لہٰذا میں نے آپ کا مختار عام مورخہ ۱۱/۵/۶۸ کو بمقام راجن پور حسب ضابطہ منسوخ کرا دیا ہے مطلع رہو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ میرے مختار عام کی حیثیت سے آپ کوئی عدالتی یا غیر عدالتی کارروائی عمل میں نہ لاویں ورنہ ہر قسم کے نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔

بذریعہ نوٹس ہذا عوام کو بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ محمد اسماعیل مذکور سے کسی قسم کا کوئی کاروبار اس سلسلہ میں کیا گیا جو اس کی ذمہ داری من نوٹس دہندہ پر نہ ہو گی۔

منسوخی مختار عام کی اطلاع ڈپٹی کمشنر صاحب گوجرانوالہ۔ سب رجسٹرار صاحب موضع گکھڑ و ضلع کوٹ سعد اللہ ضلع گوجرانوالہ کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھجوائی جا چکی ہے۔

سردار خان مذکور بذریعہ
میاں اقبال احمد احمدی ایڈووکیٹ راجن پور

مارالحیات

دل۔ دماغ معدہ اور پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ دائمی نزلہ وزکام میں مفید ہے۔ بگڑے ہوئے ملیریا اور دیگر لمبی بیماریوں کے بعد کی نقاہت دور کر کے صحت بحال کرتا ہے۔ قیمت:۔ پونڈ پلاسٹک بوتل چھ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

فوری ضرورت ہے

اگر کسی صاحب کے پاس مندرجہ ذیل اخبارات و رسائل کی فائلیں ہوں اور وہ انہیں عاریۃً دینا یا معقول قیمت پر فروخت کرنا چاہیں تو اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ لائبریرین مسلم کالج دربار آباد، راولپنڈی

۱- الحکم ۱۹۱۱ء تا ۱۹۱۴ء
۲- ریویو آف ریلیجنز ۱۹۲۱ء، ۱۹۲۴ء، ۱۹۳۵ء، ۱۹۴۳ء
۳- الفضل ۱۹۴۲ء، ۱۹۴۳ء، ۱۹۴۳ء، ۱۹۴۴ء، ۱۹۴۵ء، ۱۹۴۶ء، ۱۹۴۷ء
۴- تشحیذ الاذہان ۱۹۰۷ء، ۱۹۰۸ء

درخواست دعا

میرا بچہ عزیزم داؤد احمد عمر ۹ ماہ کے پیٹ میں پھوڑا ہے اور ڈسٹرکٹ ہسپتال لائل پور میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ حفیظ احمد ناظم خدمت خلق لائل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ کا سولہواں مرکزی سالانہ اجتماع

زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ خصوصی توجہ فرما دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال مجلس انصار اللہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کے لئے ۱۵-۱۶-۱۷ ؍اخاء / اکتوبر ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اس بابرکت اجتماع پر خدا اور خدا کے رسولؐ کی باتیں، حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات نیز بزرگوں کی نصائح سننے اور مرکز کی زیارت کا موقعہ ملتا ہے۔ ہمارا یہ بابرکت اجتماع انابت الی اللہ اور دعاؤں کا ایک خاص ماحول مہیا کرتا ہے۔ شامل ہونے والے اپنے دلوں کو صیقل کر کے یہاں سے واپس جاتے ہیں۔ نفوس کی تربیت اور دلوں میں خوشگوار تبدیلی پیدا کرنے کا انمول موقعہ ہے۔ ازراہ کرم اس اجتماع میں آپ خود بھی تشریف لائیں اور دوسروں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کو مدّنظر رکھا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

(۱) دستور اساسی انصار اللہ کا قاعدہ ۲۰۰ یہ ہے:۔
"ناظمینِ اعلیٰ، ناظمین اضلاع نیز زعمائے اعلیٰ اور زعماء کی مرکزی اجتماع میں حاضری ضروری ہوگی سوائے اس کے کہ وہ صدر مجلس سے قبل از وقت رخصت لے لیں۔"

(۲) شوریٰ انصار اللہ کے لئے ایجنڈا زیرِ ترتیب ہے آپ اپنی مجلس کی طرف سے تجاویز بھجوائیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ان کی منظوری مقامی مجلسِ عاملہ سے لی جائے اور ان کو معیّن الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ ؍تبوک / ستمبر ہے۔

(۳) قواعد کے مطابق ہر بیس ارکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا جا سکتا ہے۔ براہِ کرم اپنی مجلس کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے جلد مرکز کو اطلاع بھجوائیں۔ ناظمینِ اعلیٰ، ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رُکن ہوں گے۔

(۴) سالانہ اجتماع کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ ازراہِ کرم اپنی مجلس کا اجتماع کا سارا چندہ جلد وصول کر کے مرکز میں ضرور بھجوائیں تاکہ جملہ انتظامات بروقت ہو سکیں۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔

خاکسار نسیم سیفی
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نئے سال کا داخلہ

تعلیم الاسلام کالج کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ مورخہ ۲۳ ؍اگست ۱۹۷۱ء سے کالج کے فرسٹ ایئر میڈیکل نان میڈیکل اور آرٹس میں داخلہ شروع ہے جو دس روز تک جاری رہے گا داخلہ کے امیدواروں کا انٹرویو روزانہ صبح آٹھ بجے ہوگا۔ انشاء اللہ

پُرسکون اور پاکیزہ ماحول، مخلص اور محنتی سٹاف، ہوسٹل کی سہولتیں اخراجات انتہائی کم اور سب سے بڑھ کر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سُننے اور حضور ایدہ اللہ کی شفقت و محبت سے حصہ پانے کے بیش از بیش مواقع۔

احمدی والدین اپنے بچوں کو کالج کی تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخل کرائیں فارم داخلہ اور پراسپکٹس کالج دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکولز محمد آباد اسٹیٹ اور بشیر آباد اسٹیٹ سندھ میں ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ مراعات حسب قاعدہ دی جائیں گی۔ خواہشمند احمدی نوجوان مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے واقفین زندگی متوجہ ہوں

وہ طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فوری طور پر اپنے رول نمبر، نتیجہ امتحان اور مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا انٹرویو لے کر ان کے وقف اور مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں فیصلہ کیا جا سکے۔ اس غرض کے لئے طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ ۱۵ ؍ستمبر کو ہوگا۔ انٹرویو کے لئے آنے سے پہلے جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارم داخلہ منگوا کر اس کی تکمیل کر لیں تاکہ جن طلباء کا انتخاب ہو ان کے داخلہ میں تاخیر نہ ہو۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

کوہ نور رےآن ملز لمیٹڈ
کالا شاہ کاکو۔ ضلع شیخوپورہ)

درخواست دعا

(۱) میرے چھوٹے ماموں جان مکرم منظور احمد صاحب سندھ میں ملازمت کی تلاش میں مصروف ہیں۔ احباب جماعت سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر ملازمت سے نوازے آمین۔

(سعید احمد سہیل
دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

(۲) میری پھوپھی جان محترمہ نذیر بیگم صاحبہ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں شفائے کامل کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(نصیر احمد نجم)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

خدا تعالیٰ کے اموال کا صحیح مصرف

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ اس قابل ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے۔ اس میں حضور فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال ہم اسی کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اس کا احسان ہے کہ وہ ہماری طرف سے قبول کر لیتا ہے۔"

پس اگر آپ اس کے دیئے ہوئے مال سے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں رقوم دیتے ہیں۔ تو آپ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کا صحیح مصرف کرتے ہیں سو اس کی راہ میں خرچ بھی کیجئے اور یہ دُعا بھی کرتے رہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر نذرانہ کو قبول فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

ضرورت لیڈی لیکچررز

جامعہ نصرت میں لیکچررز کی دو آسامیاں خالی ہیں۔

۱۔	لیکچرار بیالوجی	ایم ایس سی کم از کم سیکنڈ کلاس
۲۔	لیکچرار ریاضی	" "

درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت / پریذیڈنٹ ۳۰ ؍اگست تک بنام پرنسپل روانہ کریں۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

9949